سوال

(490) صدی مال بعد از توبہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے سود کے ساتھ بہت سا روپیہ جمع کیا ہے بعد ازاں سود سے توبہ کی کہ آگے سود نہ لوں گا سابقہ روپیہ سودی جمع شدہ کھانا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سود کی بابت قرآن مجید میں ارشاد ہے : فَمَن جَآءَهُۥ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِۦ فَٱنتَهَىٰ فَلَهُۥ مَا سَلَفَ سورة البقرة ٢٧٥ ''سود کے بارے میں خدا کی طرف سے جس کو نصیحت آپہنچے پھر وہ باز آئے تو جو گزرا وہ اس کا ہوا''

اور جو رقم ابھی مقروض کے ذمہ ہے اس کی بابت ارشاد ہے : وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَٰلِكُمْ

''اگر تم توبہ کرو تو تم اصل مال کے مالک ہو گے سود تم کو نہیں ملے گا''

تشریح

از مولانا عبد السلام صاحب شیخ الحدیث ریاض العلوم دھلی

س : ۔ زید دس سال سے سودی لین دین کر رہا ہے آج خدا سے ڈر کر توبہ کرتا ہے اور اپنے کل مال زکوة نکالتا ہے لوگوں کے ذمے باقی ماندہ سود کو چھوڑ دیتا ہے لیکن جو مال اس نے سود لے جمع کیا ہے اس میں اصل بھی ہے آیا یہ مال پاک ہے یا ناپاک ؟

ج : ۔ سود کا لینا دینا ہر صورت میں حرام ہے توبہ کرنے سے معاف ہو جائے گا قبل از توبہ حلال و مخلوط از سود مال توبہ کے بعد پاک ہو جائے گا توبہ کرنے سے شرک و کفر تک معاف ہو جاتے ہیں انہیں گناہ کبائر میں سے سود بھی ہے وہ بھی معاف ہو جائے گا نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا!

التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ

(گناہوں سے توبہ کرنے والاایسا ہے گویااس نے گناہ کیا ہی نہیں)

مسئلہ مذکورمیں قرآن اپنے ان الفاظ میں ناطق ہے ، آیت (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَن جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَانتَهَىٰ فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (البقرہ) ۲۷۵

ترجمہ :۔ جولوگ سود کھاتے ہیں ، نہیں اٹھتے ہیں ، مگر جیسے وہ شخص جس کو شیطان نے اچک بہا ہو ، (یعنی مجنون) یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے خرید فروخت اور سود کو ایک کہا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے خرید فروخت کو حلال کیا ، اور سود کو حرام ، توجو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصیحت آجانے کے بعد باز رہے ، تو وہ حلال اسی کا ہے جو اس نے پہلے لیا اس کا امر خدا کے سپرد ہے لیکن جو باز نہ آئے ، وہی اہل نار میں سے ہے جو اس میں ہمیشہ رہیں گے ، اللہ تعالیٰ کے قول فلہ ما سلف سے معلوم ہوتا ہے کہ جو مال توبہ سے پہلے اور حرمت سے پہلے لے چکا ہے اس کا رکھنا اس کے لئے جائز ہے اس کے واپس کرنے کا صراحۃ حکم نہیں ہے چنانچہ حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں ،

فمن جاء ہ موعظة من ربہ فانتھی فلہ ما سلف وامرۃ الی اللہ الآیۃ ای من بلغہ نھی اللہ عن الربوا فانتھی حال وصول المشرع الیہ فلہ ما سلف من المعاملۃ لقولہ عفا اللہ عما سلف وکما قال النبی صلی اللہ علیہ والہ سلم یوم فتح مکۃ وکل ربانی الجاہلیۃ موضوع تحت قدمی ہاتین راول ربا العباس ولم یامرہم برد الزیادات الماخوذۃ فی الجاہلیہ بل عما سلف کما قال اللہ فلہ ما سلف وامرہ الی اللہ الخ

اور تفسیر مواہب الرحمن میں آیت کریمہ کا ترجمہ اس طرح لکھا ہے یعنی جس شخص کے پاس آگئی نصیحت اس کے رب عزوجل کی طرف سے پس وہ باز رہا یعنی بیاج کھانے سے تو جو گذر چکا ہے وہ اس کے لئے ہے ۔

(فائدہ) یعنی وہ بیاج اس سے واپس نہیں لیا جائے گا جو حکم آلہی کے پہنچنے سے پہلے وہ جمع کر چکا ہے الخ اور اگر توبہ کے وقت اصل رقم اور سود کے مال سے لوگوں کے ذمے باقی ہے تو توبہ کے بعد اپنی اصل رقم کو لے لے اور سود کو چھوڑ دے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے :۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۲۷۸ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ (البقرۃ) ۔

''اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے ، اور چھوڑ دو جو وہ گیا ہے سود سے اگر تم کو یقین ہے پھر اگر نہ کرو گے تو خبر دار ہو جاؤ لڑنے کو اللہ اور اس کے رسول سے ، اگر توبہ کرو گے تو تم کو پہنچتے ہیں اصل مال ، نہ تم کسی پر ظلم کرو اور کوئی تم پر ظلم کرے''

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 443